یورپ کا پہلا شہید شریف دوتسا

از

سیدنا حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ۔ ھُوَالنَّاصِرُ

یورپ کا پہلا احمدی شہید شریف دوتسا

اٹلی سے عزیزم ملک محمد شریف صاحب مبلغ نے اطلاع دی ہے کہ شریف دوتسا ایک البانوی سرکردہ اور رئیس جو البانیہ اور یوگوسلاویہ دونوں ملکوں میں رسوخ اور اثر رکھتے تھے (دونوں ملکوں کی سرحدیں ملتی ہیں اور البانیہ کی سرحد پر رہنے والے یوگوسلاویہ کے باشندے اکثر مسلمان ہیں اور بارسوخ ہیں اور دونوں ملکوں میں ان کی جائدادیں ہیں۔عزیزم مولوی محمد الدین صاحب اس علاقہ میں رہ کر تبلیغ کرتے رہے ہیں ان کے ذریعہ سے وہاں کئی احمدی ہوئے بعد میں مسلمانوں کی تنظیم سے ڈر کر انہیں یوگوسلاوین حکومت نے وہاں سے نکال دیا اور وہ اٹلی آ گئے) اور جو یوگوسلاویہ کی پارلیمنٹ میں مسلمانوں کی طرف سے نمائندے تھے جنگ سے پہلے احمدی ہو گئے تھے اور بہت مخلص تھے انہیں البانیہ کی موجودہ حکومت نے جو کمیونسٹ ہے ان کے خاندان سمیت قتل کروا دیا ہے۔ان کا جرم صرف یہ تھا کہ وہ کمیونسٹ طریق حکومت کے مخالف تھے اور جو مسلمان اس ملک میں اسلامی اصول کو قائم رکھنا چاہتے تھے ان کے لیڈر تھے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرتے تو سب ہی ہیں اور کوئی نہیں جو الٰہی مقررہ عمر سے زیادہ زندہ رہ سکے مگر مبارک ہے وہ جو کسی نہ کسی رنگ میں دین کی حمایت کرتے ہوئے مارا جائے۔شریف دوتسا کو یہ فخر حاصل ہے کہ وہ یورپ کے پہلے احمدی شہید ہیں اور اَلْفَضْلُ لِلْمُتَقَدِّمِ کے مقولہ کے تحت اپنے بعد میں آنے والے شہداء کے لئے ایک عمدہ مثال اور نمونہ ثابت ہو کر وہ ان کے ثواب میں شریک ہونگے۔ برادرم شریف کے خاندان میں سے ان کا بڑا لڑکا بہرام زندہ ہی ہے اور وہ اس وقت مسلمانوں کے ایک ایسے گروہ کا جو البانیہ میں اسلامی حکومت کا خواہاں ہے سردار ہے۔ وہ اِس

وقت پہاڑوں میں بیٹھ کر مسلمانوں کی قیادت کر رہا ہے اور کمیونسٹ حکومت سے برسرِ پیکار ہے۔ اللہ تعالیٰ اس عزیز کی حفاظت کرے اور اگر اس کا مقصد اسلام اور مسلمانوں کے لئے مفید ہے تو اسے کامیاب کرے اور اگر بظاہر بُری نظر آنے والی البانین کمیونسٹ حکومت آئندہ اسلام کیلئے مفید اور کارآمد ثابت ہونے والی ہے تو اسے اس سے صلح اور اتحاد کی توفیق بخشے کہ علمِ غیب اللہ ہی کو ہے اور عَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ [۱] نہ صرف الٰہی فرمان ہے بلکہ بار بار انسان کے تجربہ میں آچکا ہے۔ اَللّٰھُمَّ اٰمِیْنَ۔ دوست اپنی دعاؤں میں عزیز بہرام کے لئے دعا کرتے رہا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کا حافظ و ناصر ہو اور اسے صحیح راستہ پر چلنے کی توفیق بخشے۔

بعض اور ذمہ دار فوجی افسر بھی البانیہ میں احمدی ہیں نہ معلوم ان کا کیا حال ہے۔ احباب ان کیلئے بھی دعا کرتے رہا کریں۔ یہ واقعہ ہمارے لئے تکلیف دِہ بھی ہے اور خوشی کا موجب بھی۔ تکلیف کا موجب اس لئے کہ ایک بارسوخ آدمی جو جنگ کے بعد احمدیت کی اشاعت کا موجب ہو سکتا تھا ہم سے ایسے موقع پر جدا ہو گیا جب ہماری تبلیغ کا میدان وسیع ہو رہا تھا اور خوشی کا اس لئے کہ یورپ میں بھی احمدی شہداء کا خون بہایا گیا۔ وہ مادیت کی سرزمین جو خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر دور بھاگ رہی تھی اور وہ علاقہ جو کمیونزم کے ساتھ دہریت کو بھی دنیا میں پھیلا رہا تھا وہاں خدائے واحد کے ماننے والوں کا خون بہایا جانے لگا ہے۔ یہ خون رائیگاں نہیں جائے گا اِس کا ایک ایک قطرہ چلّا چلّا کر خدا تعالیٰ کی مدد مانگے گا، اس کی رطوبت کھیتوں میں جذب ہو کر وہ غلّہ پیدا کرے گی جو ایمان کی راہ میں قربانی کرنے کیلئے گرم اور کھولتا ہوا خون پیدا کرے گا، جو لوگوں کی رگوں میں دَوڑ دَوڑ کر انہیں میدانِ شہادت کی طرف لے جائے گا۔ اب یورپ میں توحید کی جنگ کی طرح ڈال دی گئی ہے مؤمن اِس چیلنج کو قبول کریں گے اور شوقِ شہادت میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کا مددگار ہو اور سعادت مندوں کے سینے کھول دے تا اسلام اور احمدیت کی فوج میں کمی نہ آئے اور اس کیلئے روز بروز زیادہ سے زیادہ مجاہد ملتے جائیں۔ اَللّٰھُمَّ اٰمِیْنَ

اے ہندوستان کے احمدیو! ذرا غور تو کرو۔ تمہاری اور تمہارے باپ دادوں کی قربانیاں ہی یہ دن لائی ہیں تم شہید تو نہیں ہوئے مگر تم شہید گر ضرور ہو۔ افغانستان کے شہداء ہندوستان کے نہ تھے مگر اس میں کیا شک ہے کہ انہیں احمدیت ہندوستانیوں کی ہی قربانیوں کے طفیل حاصل

ہوئی۔ مصر کا شہید ہندوستانی تو نہ تھا مگر اسے بھی ہندوستانیوں ہی نے نورِ احمدیت سے روشناس کروایا تھا۔ اب یورپ کا پہلا شہید گو ہندوستانی نہ تھا مگر کون تھا جس نے اس کے اندر اسلام کا جذبہ پیدا کیا، کون تھا جس نے اسے صداقت پر قائم رہنے کی ہمت دلائی؟ بے شک ایک ہندوستانی احمدی۔ اے عزیزو! فتح تمہاری سابق قربانیوں سے قریب آ رہی ہے مگر جوں جوں وہ قریب آ رہی ہے تمہاری سابق قربانیاں اس کے لئے ناکافی ثابت ہو رہی ہیں۔ نئے مسائل نئے زاویۂ نگاہ چاہتے ہیں، نئے اہم امور ایک نئے رنگ کی قربانیوں کا مطالبہ کرتے ہیں اب ہماری سابق قربانیاں بالکل ویسی ہی ہیں جیسے ایک جوان کے لئے بچہ کا لباس۔ کیا وہ اس لباس کو پہن کر شریفوں میں گنا جا سکتا ہے یا عقلمندوں میں شمار ہوسکتا ہے؟ اگر نہیں تو جان لو کہ اب تم بھی آج سے پہلے کی قربانیوں کے ساتھ وفاداروں میں نہیں گنے جا سکتے اور مخلصوں میں شمار نہیں ہو سکتے۔ اب جہاد ایک خاص منزل پر پہنچنے والا ہے۔ پہلا دَور مصیبتوں کا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دعویٰ رسالت کے ابتدائی دَور کے مشابہہ تھا گزر گیا۔ اب دوسرا دَور چل رہا ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وادی میں نظر بند ہونے کے مشابہہ ہے۔ آج اگر ہم نے اس دور کے مطابق قربانیاں نہ کیں تو ہمارا ٹھکانا کہیں نہ ہوگا۔ ہماری مثال اِس صورت میں اُس شخص کی سی ہوگی جو منار کی چوٹی پر پہنچ کر گر جاتا ہے۔ مبارک ہے وہ جو منار پر چڑھ جاتا ہے مگر اُس سے زیادہ بدقسمت بھی کوئی نہیں جو مینار کی چوٹی پر چڑھ کر گر جاتا ہے۔ ہمارے نوجوان قربانیوں کے لئے آگے بڑھ رہے ہیں۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ۔ لیکن ہمارے چندہ دہندگان اپنے بٹوؤں کو کھولنے کی بجائے اُن کا منہ بند کر رہے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ

اے غافلو! جاگو۔ اے بے پروا ہو! ہوشیار ہو جاؤ۔ تحریک جدید نے تبلیغِ اسلام کے لئے ایک بہت بڑا کام کیا ہے مگر اب وہ کام اس قدر وسیع ہو چکا ہے کہ موجودہ چندے اس کے بوجھ کو اُٹھا نہیں سکتے۔ مبارک ہے وہ سپاہی جو اپنی جان دینے کے لئے آگے بڑھتا ہے مگر بدقسمت ہے اس کا وہ وطنی جو اُس کے لئے گولہ بارود مہیا نہیں کرتا۔ گولہ بارود کے ساتھ ایک فوج دشمن کی صفوں کو تہہ و بالا کر سکتی ہے مگر اس کے بغیر وہ ایک بکروں کی قطار ہے جسے قصائی یکے بعد دیگرے ذبح کرتا جائے گا۔ تمہارے بیٹے ہاں بیٹوں سے بھی زیادہ قیمتی وجود جان دینے کے

لئے آگے بڑھ رہے ہیں کیا تم اپنے مالوں کی محبت کی وجہ سے اپنی آنکھوں کے سامنے اُن کو مرتا ہوا دیکھو گے اگر وہ اس حالت میں مرے کہ تم نے بھی قربانی کا پورا نمونہ دکھا دیا ہوگا تو وہ اگلے جہان میں تمہارے شفیع ہونگے اور خدا کے حضور میں تمہاری سفارش کریں گے لیکن اگر وہ اس طرح جان دینے پر مجبور ہوئے کہ ان کی قوم نے ان کا ساتھ چھوڑ دیا اور ان کے وطن نے ان کو مدد نہ پہنچائی تو وہ تو شہید ہی ہونگے مگر ان کے اہلِ وطن کا کیا حال ہوگا؟ دنیا میں ذلّت اور عقبٰی میں ......؟ اِس سوال کا جواب نہ دینا جواب دینے سے اچھا ہے۔ اس دنیا کی ذلت سے تو انسان منہ چھپا کر گزارہ کرسکتا ہے مگر اُس دنیا میں وہ کیا کرے گا؟ غالب نے خوب کہا ہے ؏

اب تو گھبرا کے یہ کہتے ہیں کہ مر جائیں گے
مر کے بھی چَین نہ پایا تو کدھر جائیں گے

جو ذلّت صرف اس دنیا کے متعلق ہو موت اُس سے نجات دے سکتی ہے مگر جو دونوں جہان سے متعلق ہو موت اُس میں کیا فائدہ دے گی وہ تو کلنک کے ٹیکہ کو اور بھی سیاہ کر دے گی۔

پس اے عزیزو! کمریں کس لو اور زبانیں دانتوں میں دبا لو جو تم میں سے قربانی کرتے ہیں وہ اور زیادہ قربانیاں کریں اپنے حوصلہ کے مطابق نہیں دین کی ضرورت کے مطابق اور جو نہیں کرتے قربانی کرنے والے انہیں بیدار کریں۔ ہر تحریک جدید کا حصہ دار اپنے پر واجب کر لے کہ وہ دفتر دوم کے لئے ایک نیا حصہ دار تیار کریگا اور جب تک وہ ایسا نہ کرسکے وہ سمجھ لے کہ میری پہلی قربانی بیکار گئی اور شاید کسی نقص کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے دربار سے واپس کر دی گئی۔ وہ پھل جو درخت بن گیا وہی پھل ہے جو کسی کے پیٹ میں جا کر فضلہ بن گیا اور اپنی نسل کو قائم نہ رکھ سکا وہ کیا پھل ہے۔ خدا ہی اس پر رحم کرے۔

والسلام
خاکسار
مرزا محمود احمد

(الفضل قادیان ۱۲؍ جولائی ۱۹۴۶ء)

ا البقرۃ: ۲۱۷